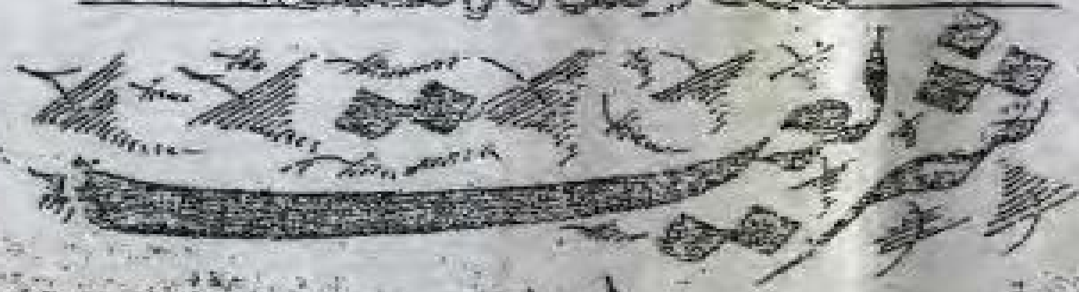
http://knooz-e-dil.blogspot.com/

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

رسالہ



اور

طریقت

http://knooz-e-dil.blogspot.com/

جس میں شریعت اور تصوف کی تحقیق اور اولیاء اللہ سے محبت کرنے کی

مصنفہ

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری

مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ

۲۴ دسمبر
سنہ ۱۹۰۹ء

[illegible] ... المصطفى
[illegible] ... الصلاة والسلام [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

تم بحمد الله وعونه كتاب الاربعين لابي محمد عبد الحق

اشتہار

عدم گنجائش کے باعث [illegible] جزو کا ترجمہ اور چند اغلاط جو ہو گئی تھیں درج نہیں [illegible] ناظرین کرام خود ترجمہ اور تصحیح فرمائیں۔

التماس

حضرت والد ماجد نے حال ہی میں دو کتابیں تالیف فرمائی ہیں (۱) کشف المغطا عن رجال الصحیحین والموطا (۲) مفتاح الصحیحین دونوں مکمل چھپ چکی ہیں اب حضرت والد صاحب ایک تفسیر تالیف میں مصروف ہیں جس کی دو جلدیں ختم ہو چکی ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی النبی والہ

التماس مصنف

اس مسئلہ کی غلط فہمی سے کہ شریعت کو طریقت سے کیا نسبت اور تعلق ہے مسلمانوں میں سخت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ بعض بلکہ اکثر جہال تو اس بہانے سے کہ شریعت ظاہر ہے اور ظاہر بینوں کے لئے ہے تمام احکام شرعیہ کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے کسی حکم کا ادب اونکے دل میں نہیں ہے حتی کہ نماز روزہ کو بھی جو نشان اسلام سمجھے جاتے ہیں یہ نالائق ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے والے صاف صاف لفظوں میں جواب دیدیتے ہیں اور کھلے منہ بغیر مطلب سمجھنے کے ایسے ایسے راگ الاپتے ہیں کہ

زرگمرد روزہ مرحوم کا نہ تھا سجدہ دی تحیہ نہ وضو کا تو روزہ کو زرا شرابِ شوق پیتا جا

آ ایسے ہی بجا ہو نکے زخم اٹھا کر بعض اہل شریعت طریقت اور تصوف سے منکر ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی نمازیں جو ہم سیدھی سیدھی پڑھتے ہیں بس یہی اصل اسلام ہے یہی پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ اصل ہے مگر بغور دیکھیں تو دونوں کی رائے غلط۔ گو پہلے فریق کی تو غلط بلکہ کفر تک پہنچتی ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اس رسالہ میں شریعت اور طریقت کی نسبت اور تعلق بتلاؤں جو پیغمبر علیہ السلام نے ان دونوں میں بتلایا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ طریقت اور تصوف کا بیان مشکل ہے جسکی بابت کہا جاتا ہے کہ

فن التصوف ما ادق بیانه   تحیر فیه الا امام الرازی

(یعنی تصوف کا فن ایسا باریک ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اعلیٰ دماغ باریک بین بھی اسمیں حیران و سرگردان ہیں) پھر مجھ جیسے ہیچ مدان کیونکر اسکا مطلب ادا ہو سکے مگر چونکہ اس مسئلہ کو بزرگان دین اور اکابرین ملت یعنی علماء کرام و صوفیاء عظام رضی اللہ عنہم نے جو شریعت اور طریقت کے متعلق تمام ہی واضح طور سے بیان کیا ہوا ہے لہذا انہی کی کتابوں سے نقل کر کے مسئلہ ہذا کی توضیح کرتا ہوں۔ الفضل للمتقدم +

(خاکسار مصنف)

شریعت اور طریقت

اس مسئلہ کی اصل بنیاد حدیث جبرئیل ہے جو بخاری و مسلم کی روایت سے مشکوٰۃ کے شروع ہی میں منقول ہے جس کا مضمون ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عن عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب الی ان قال اخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک الحدیث۔

ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک شخص مسافرانہ شکل میں بڑے سفید کپڑے والا آیا اس نے ایمان اور اسلام کی بابت سوال کر کے یہ سوال کیا کہ حضرت! احسان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسی طرح سے کیا کر کہ گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو یہی کوشش کئے جا کیونکہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ یعنی جو کام کرو کمال اخلاص سے اور اس نیت سے کرو کہ خدا ہمارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔

ہر کام کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن۔ ظاہر تو یہی جو ہاتھ پاؤں وغیرہ سے حرکات ہوتی ہیں مثلاً نماز پڑھتے ہوئے جسمانی حرکات کا ہونا ہاتھوں کا اٹھانا سر جھکانا زبان سے تکبیرات تسبیحات وغیرہ کا پڑھنا وغیرہ وغیرہ ظاہری افعال ہیں فقہاء اور علماء بھی انہی کے متعلق احکام بتلایا کرتے ہیں یعنی یہ کہ منہ اس طرف کرو ہاتھ یوں باندھو۔ سر پہلے اور ہاتھ پیچھے اٹھاؤ وغیرہ وغیرہ یہ ظاہری احکام ہیں علماء اور فقہاء انہی ظاہری ارکان کی صحت دیکھ کر نماز کی صحت کا فتوے دیا کرتے ہیں اور یہی انکا منصب ہے مگر باطنی عمل یعنی

اخلاص اور صحت نیت یعنی یہ کہ کرتے ہوئے دلی توجہ فاعل کی اللہ تعالیٰ کی جانب پوری تھی یا نہیں اس پر چونکہ علماء کو اطلاع نہیں اسلئے اس کی نسبت بالاجمال ہی حکم لگا سکتے ہیں کہ ہر کام میں نیت نیک چاہئے لیکن اسی باطنی حصہ کی اصلاح کا نام تصوف یا طریقت ہے چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

شریعت را سہ جزو ست علم و عمل و اخلاص تا این ہر سہ جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشود و چون شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانہ و تعالیٰ حاصل گشت کہ فوق جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ است ورضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ آمد و مطلبے نماند کہ در ورائے شریعت در ان مطلب احتیاج افتد طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بآن ممتاز گشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص ست پس مقصود از تحصیل آن ہر دو تکمیل شریعت ست نہ امر دیگر ورائے شریعت۔ (مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۶)

شریعت کے تین حصے ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص جب تک یہ تینوں حصے متحقق نہ ہونگے شریعت کا تحقق بھی نہ ہوگا اور جب شریعت متحقق ہو گئی تو خدا تعالیٰ کی مرضی حاصل ہو جائیگی جو تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ خدا کی تھوڑی سی خوشی بھی بہت بڑی ہے پس شریعت تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں کی متکفل ہے اور کوئی مطلب شریعت سے باہر نہیں جسکی حاجت ہو۔ طریقت اور حقیقت جنکے ساتھ صوفیہ کرام ممتاز ہوئے ہیں۔ یہ دونوں تیسرے حصے کے کامل کرنے میں جسکا نام اخلاص ہے شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں (طریقت اور حقیقت) کے حاصل کرنے سے اصل مقصود شریعت ہی کی تکمیل ہے نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات شریعت

اسی جلد کے مکتوب ۸۴ میں فرماتے ہیں کہ:-

المقصود شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یک دیگر جدا نیستند۔ فرق صرف اجمال و تفصیل ست۔ استدلال و کشف است۔ غیب و شہادت ست۔ الی ان قال پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم وصول ست تحقیق کار حمائلے از خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالٰی سرہ الاقدس سوال کرد کہ مقصود از سیر و سلوک چیست فرمود تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود رزقنا اللہ سبحانہ الثبات والاستقامۃ علی الشریعۃ علما وعملا صلوٰۃ اللہ تعالٰی وسلامہ علی صاحبہا۔ (مکتوب ۳۶)

مطلب یہ ہے کہ شریعت اور حقیقت بالکل ایک ہی ہیں ایک دوسری سے جدا نہیں۔ فرق صرف اجمال اور تفصیل کا ہے اور استدلال اور کشف کا ہے (یعنے جو بات ظاہری علوم شرعیہ میں بالاجمال اور بالاستدلال ملتی ہے وہی طریقت میں بالتفصیل اور مشاہدہ سے نظر آتی ہے پس ثابت ہوا کہ شریعت کا خلاف کرنا عدم وصول کی علامت ہے (یعنی جو کوئی صوفی کہلا کر شریعت کے خلاف کام کرتا ہے یہ سمجھو کہ وہ منزل مقصود پر نہیں پہونچا) ایک شخص نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سیر و سلوک یعنی تصوف سے کیا مطلب ہے جواب دیا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہو جائے (یعنے جو شریعت میں بالاجمال روحانی حالات بتلائے جاتے ہیں وہ مفصل معلوم ہو جائیں اور جو امر عقلی یا نقلی دلیل سے سمجھا جاتا ہے وہ کشفی طور سے مشاہدے میں آجاوے "

اسی جلد کے مکتوب ۴۲ میں فرماتے ہیں کہ:۔

بہترین مصقلہا جہت ازالہ آں زنگ اتباع سنت سنیہ مصطفویہ است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ (مکتوب ۴۲)

" غیر اللہ کی محبت دور کرتے میں سب سے اچھا آلہ اور تجویز اتباع سنت نبوی ہے "

جلد دوئم کے مکتوب ۰ : میں علماء اور صوفیا کے اعمال کا ذکر فرماتے ہیں کہ :۔

نصیب علماء ظواہر از این متابعت سید المرسلین بعد از تصحیح عقائد علم شرائع و احکام سنت و عمل بمقتضائے آن علم۔ و نصیب صوفیائے علیا با آنچہ علماء دارند احوال مواجید است و علوم و معارف۔ و نصیب علماء راسخین کہ ورثۂ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات با آنچہ علماء ظواہر دارند و با آنچہ صوفیا با آن ممتاز اند۔

(مکتوب ۱۳)

علماء ظاہر کا حصہ یہ ہے کہ بعد تصحیح (صحیح کرنے) عقائد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں اور صوفیاء کرام کا حصہ علماء کے حصے کے علاوہ احوال اور مواجید ہیں (جو انہیں کشفی طور پیدا ہوتے ہیں) اور علوم حقہ اور معارف اور علماء راسخین کا جو انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں یہ ہے کہ دونوں (علماء ظاہر اور صوفیا) کے حصوں کو جمع کر لیتے ہیں (یعنی احکام ظاہری کی پابندی کے علاوہ باطنی صفائی بھی انہیں اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔

ایسا ہی حضرت مخدوم جہانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز اپنی مشہور کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۳۶ میں فرماتے ہیں کہ:۔

اجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیھما واعمل بھما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس قال اللہ تعالیٰ وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب واتقوا اللہ ولا تخالفوہ فتترکوا العمل بما جاء بہ وتخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال اللہ جل وعلا فی حق قوم ضلوا عن سواء السبیل

کتاب اللہ (قرآن شریف) اور سنت مطہرہ کو اپنا امام بنا لو اور انہی پر غور و فکر کیا کرو اور انہی پر عمل کیا کرو اور ادھر ادھر کی قیل و قال اور بیہودہ ہوسوں سے فریب نہ کھایا کرو خدا فرماتا ہے جو کچھ تم کو رسول علیہ السلام دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں ہٹ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس کی مخالفت نہ کرو کہ جو احکام اللہ کے رسول علیہ السلام

ورھبانیة ن ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم
ثم انہ تعالیٰ زکی ھو عز وجل نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم ونزھہ من الباطل
والزور فقال وما ینطق عن الھویٰ
ان ھو الا وحی یوحی ای ما آتاکم بہ
من عندی لا من ھوای ونفسہ
فاتبعوہ ثم قال ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ فبین ان طریق
المحبة اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم قولا
وفعلا الخ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

لائے ہیں ان پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنے
پاس سے بدعتیں ایجاد کرنے لگو جیسا
کہ خداوند تعالے نے گمراہ قوم (عیسائیوں)
کے حق میں فرمایا ہے کہ انہوں نے رہبانیت
(ترک دنیا) کی بدعت نکالی۔ ہم نے
انپر فرض نہ کی تھی پھر خدا نے اپنے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو باطل اور
جھوٹ سے پاک بتلایا اور فرمایا کہ وہ
اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ جو اسکی
طرف وحی کیجاتی ہے اسی سے بولتا ہے

یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس ہی سے ہے نہ اوسکی اپنی خواہش سے پھر خدا نے فرمایا اے نبی تو کہہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعوے کرتے ہو تو میری تابعداری کرو خدا تمسے محبت کریگا۔ پس واضح کرکے بتلادیا کہ محبت کا طریق صرف یہی ہے کہ ہر ایک قول اور فعل میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجاوے۔"

آپنے دیکھ لیا وہ جلیل القدر بزرگوں کی شہادتوں سے جو امر ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے دو حصے ہیں۔ ظاہر اور باطن۔ یعنی ظاہری اعمال نماز روزہ وغیرہ اور باطنی تعلقات خداوندی جو بندوں کو خالق سے وابستہ کرتے ہیں ظاہری اعمال کی درستی اور انکے قواعد بتلانا تو ظاہری علماء کا کام ہے۔ باطنی تعلقات کی پختگی اور درستی صوفیائے کرام کی صحبت کا اثر ہے لیکن کون صوفی ہے؟ وہ نہیں جو صوف کے کپڑے پہنتے ہوں بلکہ وہ جنکا تعلق باطنی خدا سے مضبوط ہو یعنی یوں کہو کہ صوفی وہ ہے جو شریعت کے دونوں حصوں (ظاہری ہو یا باطنی) پر عامل ہو پس ایسے تصوف اور ایسی طریقت سے کون انکاری ہے؟ الا من سفہ نفسہ
رزقنیہ اللہ وجانی [illegible]

عمل یقربنی الی حبک

پس تصوف ہی پر عمل کرنے یا یوں سمجھو کہ صوفی بننے کی تاکید کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً (یعنی اے مسلمانو پورے اسلام پر عمل کرو یعنی ظاہر باطن شریعت کے دونوں حصوں کی تکمیل کرو ورنہ ظاہری ارکان کسی کام نہ آویں گے۔ بغیر تصوف یعنی بغیر اخلاص کامل جو ارکان شریعت ادا کئے جائیں انکی نسبت خداوند تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ مشرق کو یا مغرب کو منہ پھیرا کرو۔

(یعنی بغیر اخلاص اور بغیر تکمیل حصہ باطن نماز ادا نہ کرو) کسی اہل دل نے اسی معنی کیطرف اشارہ کرکے کہا ہے

نماز جاہلاں سجدہ سجود است — نماز عاشقاں ترک وجود است

یعنی کامل بندوں کی نماز میں بڑا جز اخلاص کامل ہوتا ہے وہ اُس کی تکمیل پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ذرہ ذرہ ظاہری ارکان پر نہیں لڑا کرتے کہ کسی شخص نے رفع یدین یا آمین بالجہر کر دی تو لیں آگ بگولہ ہو گئے اور حکم دیدیا کہ اسکے ساتھ مل کر نماز جائز نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ ظاہری ارکان ادا ہی نہیں کرتے کلا ثم حاشا وکلا۔

(اس امر کی بابت کہ تصوف سے باطنی تعلق کی تحصیل کیونکر ہوتی ہے) حضرت حجۃ اللہ [illegible] الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ رسالہ ہمعات میں فرماتے ہیں۔

"ہیچ چیز در تحصیل ایں معنی از ملاحظہ مجاوبہ بین اللہ و عبدہ چنانچہ در حدیث قسمت الصلوٰۃ بینی و بین عبدی بداں اشارت است نافع ترنیست" (صفحہ ۱۹)

عبارت مرقومہ کا مطلب بتلانے سے پہلے اُس حدیث کا مضمون بتلانا ضروری ہے جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ کیا ہے۔

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدا فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جب الحمد للہ کہتا ہے تو میں کہتا ہوں حمدنی عبدی (میرے بندے نے میری حمد کی) اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے اثنی علی عبدی (میرے بندے نے میری تعریف کی) اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے مجدنی عبدی (میرے بندے نے میری بندگی بیان کی ہے اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ماسأل (یہ میرے اور میرے بندے کے بیچ میں مشترک ہے کیونکہ میری تعریف ہے اور بندے کی دعا ہے اور جو بندے نے مجھ سے طلب کیا ہے وہ اسکو ملیگا اور جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم آخر تک تو خدا فرماتا ہے کہ ھذا لعبدی ولعبدی ماسأل (یہ میرے بندے کی دعا ہے اور جو بندے نے سوال کیا ہے وہ اسکو ملیگا)

یہ ہے مضمون حدیث شریف کا جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ دل کی کدورت کو دور کرنے اور صفائی حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں کہ نسبت مذکورہ بر روئے کائنات نماز میں ہر ایک جملہ نماز پر یہ خیال رکھے کہ خدا کی طرف سے مجھے جواب ملتا ہے کہ حمدنی عبدی وغیرہ الخ جس طرح غور و فکر کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے یہ تو ایک مثال ہے اسی طرح تمام کاموں کو سمجھنا چاہئے اسی نیک عادت کے مضبوط اور مستقل کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے یَتْلُوا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (یعنی خدا نے اپنا رسول بھیجا ہے جو اسکے احکام لوگوں کو سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے) تعلیم اور وعظ کے علاوہ تزکیہ کا لفظ بھی جو آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت فرمایا گیا ہے تصوف کی اصل الاصول ہے یہی تزکیہ تصوف اور طریقت کے قواعد سے حاصل

ہوتا ہے یعنی اندرونی صفائی جسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عبادت دل لگا کر اور ہمہ تن متوجہ ہو کر کرتا ہے۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتا ہے ہر وقت اُس کو یہی دُھن رہتی ہے کہ میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میں دنیا سے خسارہ کے ساتھ واپس نہ جاؤں۔

نیک صحبت یا صوفیائے کرام کی مصاحبت کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک شخص اپنا مسند کی عبارت بطور خود لکھتا ہے کوئی حرف غلط لکھتا ہے تو کوئی صحیح بھی لکھ لیتا ہے غرض اس کی تحریر ایسی تو ہوتی ہے کہ مضمون سمجھ میں آسکے لیکن کسی سرکاری دفتر میں کام نہیں کر سکتا جبتک کہ بہت بڑی مشق اور مہارت نہ پیدا نہ کرلے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک شخص نے پہلوانوں کے تمام داؤ ایک ہی دن میں سیکھ لئے لیکن وہ کشتی میں کسی بڑے مشاق پہلوان سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسی طرح سمجھو کہ انسان پر بعض دفعہ جو ایک حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو بالکل فضول سمجھ کر گھڑی دو گھڑی تک ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے مگر یہ حالت اس کی غیر مستقر ہوتی ہے۔ اسی حالت غیر مستقرہ کو مستقر کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے۔ اسلئے صحابہ کرام جو سید الانبیاء کے صحبت یافتہ تھے تمام مسلمانوں سے افضل ہیں۔

نتیجہ تصوف و طریقت

اس تمام تقریر سے جو اوپر بیان ہوئی ہے یہ امر بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام و اولیائے عظام کی محبت اور اُن کی تعظیم و تکریم ایمان کی علامت ہے اور اُن سے بغض و عناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے کیونکہ اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ یوں

سمجھے کہ شریعت کی اُنہوں ہی نے تعمیل کر کے دکھائی ہے پھر کیا جو شخص شریعت کی پابندی کرے بلکہ اسکا صحیح نمونہ ہو اُس سے کینہ و عداوت رکھنے والا ایمان دار اور مسلمان ہو سکتا ہے؟ حاشا و کلا۔ حدیث قدسی میں ہے:۔

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب (الحدیث)

خدا فرماتا ہے جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے میری اُس سے اعلان جنگ ہے۔

اسلیے کہ سرکاری سپاہی کی توہین اور تذلیل کرنا کون نہیں جانتا کہ بادشاہ سے مقابلہ کرنے کے برابر ہے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ تعظیم و تکریم کے کیا معنی ہیں؟ عیسائی اور مسلمان دونوں قومیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتی ہیں دونوں کی تعظیم میں فرق ہے۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور سجدہ کرنا تعظیم جانتے ہیں مگر مسلمان الٰہی تعظیم کو کفر کہتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود الٰہی تعظیم سے منع فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ تعظیم و تکریم وہی درست اور صحیح ہے جو اُن بزرگوں کے منشاء کے مطابق ہو پس آجکل ان بزرگوں کی تعظیم و تکریم میں خود ان بزرگوں کے خلاف منشاء زیادتیاں ہوتی ہیں وہ ہرگز تعظیم نہیں بلکہ بے ادبی ہے جس سے ناحق اُن بزرگوں کو قیامت کے دن خدا کے سامنے جوابدہی لازم ہوگی جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] کی بابت قرآن شریف میں مذکور ہے:۔

ویوم یحشرھم وما یعبدون من دون الله فیقول ءانتم اضللتم عبادی ھؤلاء ام ھم ضلوا السبیل قالوا سبحانک ما کان ینبغی لنا ان نتخذ من دونک من اولیاء ولکن متعتھم واباءھم حتی نسوا الذکر وکانوا قوما بورا (سیپارہ ۱۸ ع ۱۷)

کہ جس روز اللہ انکو اور انکے معبودوں کو جنکو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب کو جمع کریگا تو کہیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا کہ تم سے دعائیں مانگتے رہے یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے۔ وہ کہینگے کہ خداوندا! تو پاک ہے ہمیں تو خود لائق نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو

اپنا متولی سمجھیں مگر تو نے انکو اور انکے باپ دادوں کو فراخی دی تھی اسلئے یہ لوگ نصیحت کو بھول گئے اور تباہ ہو گئے ۔

بڑی بے ادبی جو بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کی کیجاتی ہے یہ ہی جو اُن کے خلاف منشاء اُن سے استمداد اور حاجت روائی طلب کیجاتی ہے مثلاً تکلیف کیوقت یہ وظیفہ پڑھنا کہ امداد کن امداد کن ۔ از بند غم آزاد کن ۔ در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادر ا یا شیئاً للہ یا عبد القادر جسکے معنی ہوا کہ پیر صاحب اکچھ دیجئے جسکی کوئی تعیین بھی نہیں کہ وہ کیا ہے ان کے خلاف منشاء ہے کیونکہ حضرت محبوب سبحانی مخدوم جیلانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں کہ

اذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ ولو جہد العباد ان ینفعوک بشئی لم یقضہ اللہ لک لم یقدروا علیہ ولو جہد العباد ان یضروک بشئی لم یقضہ اللہ علیک لم یقدروا الی ان قال فینبغی لکل مومن ان یجعل ہذا الحدیث مرآۃ لقلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل بہ فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیہما برحمۃ اللہ عزوجل ۔ (فتوح الغیب مقالہ ۴۲ م)

ما سال الناس من سال الا لجہلہ

جب تم سوال کرو اللہ ہی سے کیا کرو اور جب تم مدد چاہو اللہ ہی سے چاہو اگر تمام بندے تمہیں کسی قسم کا نفع پہنچانا چاہیں جو خدا نے تمہاری قسمت میں نہیں کیا تو کبھی بھی تمہیں نفع نہیں پہنچا سکینگے اور اگر تمام بندے ملکر کوشش کریں کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائیں جو خدا نے تمہارے مقدر میں نہیں کیا تو کبھی نہیں پہنچا سکتے ۔ اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک ایماندار کو لازم ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا شیشہ بنا لے اور اپنا

باللہ عزوجل وضعف ایمانہ۔
(مقالہ ۳۴)

نیچے اوپر کا اوڑھنا اور تمام حرکات سکنات میں اسی حدیث کو اپنا دستور العمل بنائے تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت سے حصہ لے سکے۔" مقالہ ۳۴ میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی مخلوق سے سوال کرتا ہے وہ خدا سے ناواقفی اور ضعف ایمان کی وجہ سے کرتا ہے یعنی ایسے شخص کو خدا کی معرفت نہیں اور اسکا ایمان کمزور ہے۔"

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کو ہرگز منظور نہیں کہ کوئی شخص ان سے استمداد کرے یا انکے نام کے وظیفے پڑھے یا اٹھتے بیٹھتے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہے بس جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف منشاء تعظیم در اصل تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے اسی طرح حضرت مخدوم جیلانی قدس سرہ العزیز کی ایسی تعظیم جو آجکل جاہل لوگ کرتے ہیں جو ان کے منشاء کے مخالف ہونے کے ہرگز تعظیم نہیں بلکہ خلاف اور شقاق ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب اولیاء اللہ سے امداد طلب نکیجائے تو پھر ان کی بزرگی ہی کیا ہو۔ انکی بزرگی کے معنے ہی کیا ہوئے؟

افسوس ہے کہ مسلمانوں کی سادگی کی یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا اولیاء اللہ کی فضیلت کم ہے کہ انکی تابعداری کا ہم کو حکم ہے وہ خدا کے نیک بندے ہیں انکی دعائیں اکثر خدا قبول فرماتا ہے وہ قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ ہیں چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ۔ یعنی نیک بندے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے بیخوف ہونگے۔" یہ نہیں کہ ان کو خدائی میں کسی طرح کا دخل ملگیا ہے۔ خداوند تعالے فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (پاک ہے وہ ذات جسکے قبضے میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ سب مخلوق کو جانتا ہے)

خلاصہ یہ کہ اولیاء اللہ کی محبت ایمان ہے اور عداوت اور مخالفت بے ایمانی کا

نشان ہے۔ ایسا ہی برخلاف حکم قرآن و حدیث اور اُن کے منشاء کے مخالف اُن سے استمداد کرنا اور اُٹھتے بیٹھتے اُن کے نام کا وظیفہ پڑھنا بھی اسلام اور ایمان کے خلاف ہے۔ مولوی خرم علی بلہوری مرحوم نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

نظم

ارے لوگو زباں اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو

خدا لعنت کرے اُس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر

جسے کچھ بغض ہو ہم سے اولیا سے
ہمیشہ ابر لعنت اُس پہ برسے

پرا اتنا اور بھی سن رکھیے حضرت!
جو حق پہ نہ چلے اُس پر بھی لعنت

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا

اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو جو پہلے ایماندار گزر چکے ہیں بخش دے

تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ

اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کا کینہ پیدا نہ کرا اے ہمارے مولا تو ہی

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے

آمین

مسدس در بیان توحید

تجھے اے بوالہوس کیا ہو گیا ہے
جسے کہو حق بدعت [illegible] ہی
خدا فرما چکا قرآن کے اندر
ولی ہو گر نبی ہو التجا ہے
میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں کیا اب تلک تو نے سنا ہے

وہی ہو جسکو چاہے عزت و جاہ
اُسے چاہے جسے خوار و ذلیل آہ
نہیں طاقت سوا اُسکے کسی میں
مصیبت میں اُسی سے تو مدد چاہ
کہ کام آوے نہ تمہارے سختی میں
مگر اہو کی صورت تو ہو گمراہ

[illegible] سری تو [illegible]
جو نا حق [illegible]
جو خود محتاج ہو وہ دوسرے کا
ولی اور غوث اور سارے پیمبر
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا
بلا شک جان ہیں محتاج داور

تجھے شیطان نے بہکایا [illegible]
کرے ہے بت پرستی [illegible] الزام
[illegible]
مگر جو قبر پوجیں صبح اور شام
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
کیا افسوس [illegible] تو اہل اسلام

سبب [illegible] مسلم جا کر بھی
کیا [illegible]
خبر قرآن میں ہے یہ محقق
سزا ہے شرک کو سمجھو یہ پکی
نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
[illegible] یہ باور کہیں خوب ہے بھی

[illegible] مصطفیٰ عالم کے سردار
رحیم انسان [illegible] معصیت کار
معاذ اللہ [illegible] نہ بخشا
[illegible] اس کی سزا
[illegible] جہنم میں پڑیگا
نہ بخشیگا خدا [illegible] اسکو [illegible]

[illegible] ایمان
عبث کہلاتے ہو صاحب مسلمان
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تمہارا دعویٰ [illegible]
تو پھر تم [illegible]
سمجھتے ہیں شرک کیا [illegible] ایمان

[illegible] سنت نبی کی
کہے حسنین کی [illegible] علی کی
نہیں یہ طور [illegible] سکھایا
گئے ہیں [illegible] اور [illegible]
پیمبر نے کہاں ہے یہ بتایا
[illegible] شیطان کے وصی کی

[illegible] مگر مصطفیٰ کا
یہ اصحاب [illegible] با صفا کا
ہے شیطاں دشمن اولاد آدم
نہ اہل اجتہاد و پارسا کا
سکھاتا ہے وہی [illegible] جہنم
مطیعان طریق مصطفیٰ کا

[illegible] گروہ [illegible] ہے
جہاں [illegible] اس کا مدعا ہے
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
کسی کو [illegible] اسکی بجا ہے
کسی کو ہے وہ قبر [illegible] سکھاتا
جہاں کو وہم [illegible] کیا ہو

[illegible] قبر پرستی [illegible]
[illegible] قبروں کی اُسے تعظیم
غرض اللہ سے دونوں کو روکا
مسلمانوں کو دیکھا اُس نے [illegible]
بھلا کر راہ [illegible]
انہیں ظالم [illegible] قبروں کی تعلیم

[illegible] قول و فعل اللہ اکبر
مشابہ کافروں کے ہو گئے ہیں
مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں
خیال اتنا نہیں [illegible] برادر
پھنسے ہو کس طرح [illegible]
کہ اس سے گر گئے ہیں [illegible]

[illegible] پوجا کئی بار
خدا کو بھول [illegible]
بہت غفلت میں [illegible] ہو جاکو
پکارا اولیاء کو دن [illegible]
خدا کو [illegible] نہ مانگو
لیا نام خدا سے [illegible]

نہیں ہے تاب اور طاقت کسی کی
تمہیں نفع و ضرر پہنچا سکے کچھ — جو چاہے وہ وہی کرتا ہے لیکن
وہ مالک ہے سب اس کو لاچار آگے — نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار
نہیں ہے یہ جگہ دم مارنے کی

خدا سا کون ہے معطی توانا
ہر اک بندے کی امید سے وہ دانا — سمجھ کیسا ہو گئی تیری رو دانا
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے — جسے تم مانگتے ہو اولیا سے
میاں پاہو گیا ہو تو دیوانہ

عجب جہل ہے عالم میں پھیلا
جو مانیں حق کو سو وہ بات مانیں — جو سمجھاویں انہیں سیدھا تو الٹا
بیان شرک سن کہتے ہیں [illegible] — کہ منکر ہیں یہ بزرگوں کے بالاشک
سمجھتے ہیں بجا ایسوں کو مولا

بتاتا ہے کوئی منکر نبی سے
کوئی حسنین سے کوئی علی سے — کوئی بتلاتا پیر کے ہے بزرگی سے
ارے لوگو زباں اپنی کو روکو — بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
اجی حضرت یہ منکر کب ولی ہے

نہیں انکار گر ہوتا کسی کا
تو پھر کیوں جانتے ہم ان کا طریقہ — مسلماں ہی کہلاتے ہیں ہم [illegible]
خدا لعنت کرے اس [illegible] — کہ جس نے [illegible]
[illegible] لے اپنا تو ہے یہ قول بیجا

جو ہے دشمن آل پیمبر
تو پھر [illegible] — محرم کو سناتے عید کر کر
جسے ہو بغض آل مصطفیٰ کا — خدا اس کو کرے دوزخ کا [illegible]
[illegible] لاتے یہ سخن ہرگز زباں پر

برا گر جانتے حضرت علی کو
تو ہم کیوں کہتے ہم پھر [illegible] — خدارا جہل پر اپنا نہ ہو لو
جسے اصحاب حضرت [illegible] — ہے جو محروم خدا کی [illegible]
ذرا یہ قول مولانا کا سن لو

خدایا شرک کو کیجیو خوار
نہ جو [illegible] تا النبی زینہار — نہیں [illegible] کر انکار
جسے پیر [illegible] ہو ویں اولیا — [illegible]
رکھے حق دور ہم کو اس سے [illegible]

جو ہے معنے آیات محکم
[illegible] قول [illegible] — دیا [illegible] کا سمجھے [illegible]
اور اتنا [illegible] بھی سن [illegible] — جو حق پر نہ چلا [illegible]
دکھاوے حق اسے [illegible]

نصیحت کر گئے ہم گو ہار
اثر ہوتا نہیں پر [illegible] — یہ پھر بھی کہتے ہیں [illegible]
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو — اب آگے چاہے ہو تم مانو نہ مانو
خدارا چھوڑ دو تم شرک [illegible]

اگر مانو تو اس میں بہتری ہے
نہ مانو گے تو پچھتاؤ گے [illegible] — تمہیں [illegible] کسی کی کیا پڑی ہے
تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم — زباں اب بند کرنا واللہ اعلم
یہاں خود اپنے سر پہ آ پڑی ہے

(شریعت کا کوڑا)

تمت

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی کا بامحاورہ ترجمہ ہے دوسرے میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لے کر کھول دیا گیا ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں الیہ کہ بابدو شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آں حضرت کی نبوت ثابت کیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا اله الا الله محمد رسول الله کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں تیار ہیں چھپی ہوئی زیر طبع ہے۔

جلد اول قیمت ۶/ جلد دوم قیمت ۸/
سوم ۶/ چہارم ۸/
پنجم ۸/ پانچوں جلدیں یکجا ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ڈاک [illegible]

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲/

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ مع محصول ڈاک عہ

ہوشیار باشید تو سنگم والمسلمین

مسلمانوں کو فرقہ بندی سے نفرت دلانے والا رسالہ ۱/

آیات متشابہات

اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳/

تہذیب [illegible]

[illegible] ۱/

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ ہائیکورٹ بنگال اور ہندوستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے ۴/

مرقع قادیانی

ماہوار رسالہ کے ۱۵ نمبروں کا مجموعہ مع محصول عہ

الہامی کتاب

وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث ۶/

شہادات مرزا

مرزا کے مضامین متضاد [illegible] ۱/

رسالہ مسلمان امرتسر

آجکل اسلام پر ہر چہار طرف سے حملے ہو رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں عیسائی۔ ہنود۔ آریہ۔ اور دیگر قومیں جس طرح اسلام پر بیہودے اعتراضات کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کیطرف سے اُن حملات کے باقاعدہ جوابات دیئے جائیں۔ اسی غرض کیلئے یہ رسالہ (مسلمان) جاری ہوا ہے۔ جو ہر مہینے کی پندرہ ان تاریخ کو زیر ایڈیٹری مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) شائع ہوتا ہے۔ مولانا موصوف کا زور قلم اہل ملک سے مخفی نہیں۔ اس رسالہ میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے معقول جوابات دیئے جاتے ہیں پس اسلام کے بہی خواہ اور ترقی چاہنے والوں سے امید ہے کہ اس رسالہ کی دل سے قدر کرکے بہت جلد خریداری کی درخواست بھیجینگے۔ قیمت سالانہ عہ۔ منیجر مسلمان امرتسر

اخبار اہل حدیث امرتسر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنے دین و دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ کے ۱۶ بڑے صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو اہل حدیث پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے جسمیں مضامین مذہبی۔ اخلاقی۔ مسائل فتوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں اور ایک دو صفحوں پر دنیا کی جیدہ جیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی۔ شرک بدعت کا دشمن مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا۔ دنیا کی جیدہ جیدہ خبریں بتلانے والا ہے

قیمت سالانہ تین روپے (۳ر)

نمونہ کا پرچہ جوابی کارڈ آنے پر مفت بھیجا جائیگا۔

المشتہر

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر